التراث: مدیر مجلہ اس علمی مؤاخذے پر محترم جناب علامہ ڈاکٹر فضل الٰہی صاحب حفظه الله کا شکرگزار ہے۔ اللہ رب العزت آپ کی عزت واحترام میں دن دوگنی رات چوگنی برکت عطا فرمائے۔ آپ کی مساعی جمیلہ کو ثمر آور فرما کر توحید وسنت کی دعوت کو قبولیت عام نصیب فرمائے۔ آمین

جناب سے امید ہے کہ اس کم علم کی "تبصرہ نگاری" کیا، بلکہ "چھوٹا منہ بڑی بات" کو علماء سے کرید کر علم کے موتی حاصل کرنے کی شرارت سمجھ کرتے دل سے معاف فرمائیں گے۔ یقیناً راقم کج فہم نے اس مؤاخذے سے بعض مسائل میں علمی فائدہ بھی اٹھایا ہے۔ جزاكم الله أحسن الجزاء

اس سانحے کے بعد مطالعے میں آیا کہ "میامن الصفوف" کا مفہوم علامہ ابن العثیمینؒ نے بھی ہر صف میں بائیں کی نسبت دائیں کے لیے ہی بیان فرمایا ہے۔[الشرح الممتع علی زاد المستقنع ۳/۱۵-۱۶]

"تبصرہ" کے نام پر اس تجربے اور حاصل شدہ بعض فوائد سے ایک اور بات فہم ناقص میں آتی ہے کہ راسخ علماء کو اظہارِ رائے میں کمتر طالبانِ علم کی حوصلہ افزائی کا اہتمام کرنا چاہیے۔

ایک واقعے پر غور کرنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ اگر اہل علم وفضل کی محفل میں کمتر طلباء پر زبان بندی کا دستور باقاعدہ شرعی حیثیت رکھتا تو ذوالیدین ؓ کی خاموشی کے نتیجے میں شیخین کا دو رکعت پر گھر لوٹنے کا بھی اندیشہ ہوتا۔

خلیفہ راشد عمر فاروق ؓ عمار بن یاسر ؓ کی زبان بندی کے سوال پر صاد کر دیتے تو شاید آج "تقلید فاروقی" میں بیچارہ جنبی پانی ملنے تک نماز ہی نہ پڑھ سکتا۔

حتی کہ عبداللہ بن مسعود ؓ نے ابوموسیٰ ؓ اور سلیمان ؓ کے غلط فتوے پر سرزنش کرتے ہوئے "قد ضللتُ اذاً وما انا من المهتدین" فرمایا...... ان دونوں پر یہ خطرناک حکم لاگو نہیں کیا؛ کیونکہ آپ جانتے تھے کہ بیچاروں نے اس مسئلے میں حدیث کا علم نہ ہونے کی وجہ سے ٹھوکر کھائی ہے۔

اسلاف کرامؒ میں آزادی فکر اور اختلافِ رائے کی برکت سے "اجماع امت" حجت ہوئی ہے۔ اگر وہ بزرگوں کے ادب واحترام کو اظہارِ اختلاف پر مقدم رکھ کر اس قدر عاجزی برتتے تو اجماع کو اتنی عظیم حیثیت کیسے حاصل ہوتی!

طب وصحت قسط: ۲

حکیم ثناءاللہ محمدی

امراض معدہ اوران کا اصولی علاج

دردمعدہ عضلاتی (سوداوی)

تعارف: جب معدہ کے عضلات سوزشناک ہوجاتے ہیں، تو درد ہونے لگتا ہے۔اسی عضلاتی سوزش میں شدت ہوجائے تو رفتہ رفتہ السر پھر سرطان کی صورت پیدا ہوجاتی ہے۔

امراض معدہ کے اسباب: عضلاتی سوزش معدہ کے کیفیاتی، نفسیاتی، مادی اور خلطی اسباب ہوتے ہیں:

(۱) کیفیاتی اسباب: خشکی، سردی سے خشک گرم ہوتے ہیں۔ **(۲) نفسیاتی اسباب:** غم وفکر، بے روزگاری (فکرِ معاش) اور لذت ومسرت کے جذبات کی شدت بھی قلب وعضلات کو تیز کردیتی ہے۔ انسان زیادہ تر حصول لذت کے لیے بکثرت مباشرت کرتا ہے۔ضرورت اور وقت کی پروا کیے بغیر نفسیاتی جذبات کی تکمیل کرتا رہتا ہے۔

(۳) مادی اسباب: خلط سوداء کی کثرت بھی سوزش معدہ کا سبب بن جاتی ہے؛ کیونکہ اس سے رطوبات تقریباً خشک ہوجاتی ہیں۔ ریاح کی کثرت ہونے لگتی ہے۔ نیز بواسیری مادہ، ت اور کاربن گیس، سرخ رنگ اور خشک سرد اغذیہ واشیاء جیسے دہی، پیاز، اچار، بینگن، مونگ پھلی، مٹر، پالک، کریلے، انڈے کی زردی، چنے، بڑا گوشت، لوبیا، شراب، تمباکو نوشی، بھنگ وغیرہ منشیات کا استعمال، نیز اس کے اسباب میں احتلام، بواسیر، بھگندر، بے قاعدگی طمث، قبض، نزلہ بند، مالیخولیا، رسولیاں، ریح، تبخیر معدہ سوادی جیسے امراض اور سنیما، ٹی وی، موبائل وغیرہ میں بکثرت تصویریں دیکھنا، جوا کھیلنا، اغلام فاعلی وغیرہ شامل ہیں۔

علامات: سوزش معدہ عضلاتی میں تمام معدہ میں کھچاوٹ اور تناؤ ہوتا ہے۔ معدے میں خصوصاً کوڑی کے مقام پر بالکل دل دھڑکنے جیسی حرکات معلوم ہوتی ہیں۔ بعض مریضوں کا پیٹ حرکت کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

چونکہ معدہ کی عضلاتی سوزش کی صورت میں تحریک عضلات میں تحلیل (ضعف) اعصاب میں اور تسکین غدد میں ہوتی ہے، جس کے نتیجے میں سوداء اور خشکی کا غلبہ ہوتا ہے، اور پیٹ میں ریاح پیدا ہوجاتی ہے۔ انقباضی کیفیت کی وجہ سے عضلات میں درد، قبض اور نفخ گھبراہٹ وبے چینی پیدا ہوجاتی ہے۔ سوداء غیر طبعی کے فم معدہ پر گرنے کی وجہ سے جھوٹی

بھوک پیدا ہو جاتی ہے، جس کی وجہ سے مریض بار بار غذا طلب کرتا ہے، مگر بغیر ضرورت غذا استعمال کرنے سے بدہضمی، تبخیر معدہ، ہچکی، ترش ڈکار اور ابکائی آنے لگتی ہے۔ پاخانہ آجائے یا ہوا خارج ہو جائے تو قدرے درد رک جاتا ہے۔ عموماً کھانا کھانے کے بعد درد ہونے لگتا ہے۔

اگر یہی تحریک بڑی آنتوں تک چلی جائے تو قبض پیدا ہو کر انتڑیوں میں تعفن پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے کیڑے وغیرہ پیدا ہو کر خراشِ مقعد اور بواسیر تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

اسی طرح یہ تحریک (عضلاتی) بچوں کے جنسی اعضاء پر اثر انداز ہو جائے تو جنسی بے راہ روی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ خاص طور پر اغلام بازی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اگر عورت کے جنسی عضلات پر تحریک شدت سے اثر انداز ہو تو وہ بھی جنسی بے راہ روی کی شکار ہو جاتی ہے۔

تشخیصی علامات: بدن میں خشکی اور لاغری ہوگی۔ نیند کم آئے گی۔ چہرے پر جھائیاں ہوں گی۔ منہ اور ناک میں خشکی ہوگی اور خشک اشیاء استعمال کرنے سے نقصان ہوگا۔ بدن پر گرم پانی ڈالنے اور روغن زیتون کی مالش کرنے سے فائدہ ہوگا۔ بالوں کا سیاہ ہونا، بدن کا لاغر اور رنگ سیاہی مائل ہونا، خواب میں سیاہ اور ڈراؤنی اشیاء دیکھنا، منہ کا ذائقہ ترش اور کبھی کڑوا رہنا اس مرض کی علامتیں ہیں۔

نبض: مریض کی کلائی پر آہستگی سے انگلیاں رکھتے ہی نبض بلندی پر محسوس ہوتی ہے۔ نبض کی رفتار تیز، ہوا سے پُر اور تنی ہوتی ہے، تین سے چار انگلی تک محسوس ہوتی ہے۔

قارورہ: پیشاب سرخ وسیاہ اور غلیظ ہوتا ہے، مقدار میں کمی ہوتی ہے، بعض دفعہ قدرے جلن بھی محسوس ہوتی ہے۔ ۲۴ گھنٹوں میں ایک دو دفعہ پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔ گردوں میں سکون ہوتا ہے، جس سے پیشاب کی فلٹریشن (تقطیر) صحیح طور پر نہیں کر سکتے۔

پاخانہ: چونکہ خشکی انتہاء پر ہوتی ہے، اس لیے قبض عموماً رہتا ہے۔ کبھی کم کبھی زیادہ، بعض دفعہ پاخانہ کے ساتھ خون بھی آجایا کرتا ہے۔

اس مرض کا علاج: کیفیاتی طور پر خشکی سے بچایا جائے۔

نفسیاتی طور پر جنسی بے راہ روی کے تمام محرکات سے روکا جائے، نماز اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے کی تلقین کی جائے۔ اور اگر کوئی ہنر جانتا ہو تو اسی سے استفادہ کرنے کے لیے کہا جائے، ہر قسم کی نشہ آور اشیاء اور فلم وغیرہ یا تصاویر